ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۴ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ حضور کے متعلق ۹½ بجے شب کی اطلاع ہے کہ طبیعت بخار اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور کے اہلبیت اور خدام بھی آ گئے ہیں۔ چوک میں بہت سے اصحاب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت سر درد اور بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا نوجوان لڑکا سلیم احمد آج فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ کل ۹ بجے صبح پڑھا جائیگا۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

مسولینی اور ہٹلر کی عبرتناک موت

(از ایڈیٹر)

ایک ضعیف البنیان انسان جس کی زندگی پانی کے ایک بلبلے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ جو ایک آن کی آن میں روح کے پرواز کر جانے پر مٹی کے ڈھیر سے بھی بدتر شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور جس میں کچھ ہی دیر کے بعد ایسا تعفن پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کے قریب آنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ وہ بڑا ہی نادان اور ظالم ہے۔ وہ جب خدا تعالیٰ کو بھول کر سب کچھ اپنے آپکو سمجھنے لگتا ہے۔ اور اپنے ساز و سامان کو دیکھ کر یہ خیال اس کے دل میں سما جاتا ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ کوئی طاقت اس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی چیز اس کے ارادہ کی تکمیل میں روک نہیں بن سکتی۔ تو وحشت اور درندگی ظلم اور ستم بے رحمی اور سنگدلی کے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں تک وحشی سے وحشی اور خونخوار سے خونخوار درندوں کی گرد بھی نہیں پہنچ سکتی۔

گزشتہ کئی سال سے دنیا میں جو خون کے دریا بہہ رہے ہیں۔ تباہی و بربادی کے جو طوفان اٹھ رہے ہیں۔ وحشت اور درندگی کے جو مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ان کا اصل بانی مبانی ایک ایسا انسان تھا۔ جس کا نام ہٹلر تھا۔ یا پھر اس کا دست راست مسولینی۔ انہوں نے اس بات کو قطعاً نظر انداز کر کے کہ آخر وہ بھی انسان ہی ہیں۔ اور ایک زبردست ہستی کا ان پر بھی ایسا ہی قبضہ و تصرف ہے۔ جیسا کہ دنیا کی ہر ایک چیز پر۔ اور وہ ایک پل میں ان کو حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھ دے سکتی ہے۔ اپنے بڑے بڑے خوفناک آلات جنگ۔ اور اپنی بے شمار افواج کی بناء پر طے کر لیا۔ کہ ساری دنیا انکے قدموں کے نیچے آ جائے۔ ورنہ وہ اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دینگے۔ اور پھر اپنے منشاء کے مطابق نئی دنیا آباد کرینگے۔ جب اپنے آپ ان کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈالنے کے لئے کوئی تیار نہ ہوا۔ تو انہوں نے کشت و خون سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا۔ اور بے تحاشا قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ گزشتہ قریباً چھ سال کے عرصہ میں جب سے جنگ شروع ہے۔ آج تک کا اگر اندازہ لگایا جائے۔ کہ کتنی جانیں تلف ہوئیں۔ کتنے خاندان تباہ ہوئے کتنی عورتیں بیوہ ہوئیں۔ کتنے بچے یتیم ہوئے۔ تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور جسم پر لرزہ طاری ہونے لگتا ہے۔ پھر جس جس رنگ اور جن جن طریقوں سے یہ ہلاکت اور یہ اتلاف جان ہوا۔ اس کے ذکر سے وحشت کو بھی وحشت ہونے لگتی ہے۔ مگر اس سے ہٹلر اور مسولینی کے ہاتھ کیا آیا۔ کچھ بھی نہیں۔ مسولینی کی موت کے متعلق جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ نہایت ہی بےکسی اور بےبسی کی موت مرا۔ وہ جس نے لاکھوں انسانوں کو بلا دریغ موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور جو دن رات موت کے میدان میں کھیلتا ہوا یہ سمجھتا تھا۔ کہ موت اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ جب اس کی اپنی باری آئی۔ تو انگلی بھی نہ ہلا سکا۔ اور اس کی بیوی جو اپنی آنکھوں سے دیکھتی تھی کہ ملک کے نوجوانوں کے مرنے پر گھر گھر ماتم برپا ہے۔ مگر اس کی آنکھوں میں نمی تک نہیں آتی تھی۔ جب اس نے مسولینی کو موت کے پنجہ میں گرفتار دیکھا۔ تو رو پڑی۔ آخر گرفتاری کے بعد صرف دس منٹ کے اندر اندر گولیوں کی بوچھاڑ سے ان دونوں کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اور پھر عبرت کے لئے ایک چوک میں ان کی لاشیں الٹی لٹکا دی گئیں۔ اور ان کے بچے یتیم خانہ میں بھیج دیئے گئے۔

ہٹلر کے انجام کے متعلق مختلف خبریں آ رہی ہیں۔ ایک خبر میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کسی پوشیدہ جگہ میں دماغ کی رگ پھٹ جانے سے وہ مر گیا۔ ایک یہ خبر ہے کہ ہملر نے اسے قتل کر دیا۔ ایک یہ ہے کہ اس نے خودکشی کر لی۔ کوئی سی صورت ہو۔ ہٹلر بھی خالی ہاتھ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور اپنے تمام منصوبے اپنی تمام تجویزیں اپنی تمام سکیمیں ساتھ ہی لے گیا۔

اگر یہ جانتے کہ ایک عادل ہستی موجود ہے جو ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دیتی ہے جو ظالموں کو ان کے ظلم کا مزا چکھاتی ہے جو مظلوموں کی آہیں سنتی ہے۔ اور جس کی گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ تو نہ اس طرح ظلم و ستم پر کمر باندھتے۔ اور نہ ان کا یہ انجام ہوتا۔ ان کے ساتھ تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اگر ان کا اس قدر اندوہناک انجام یورپ کی آنکھیں کھولنے کا باعث بن جائے۔ اور وہ لوگ جو برسر اقتدار ہوں زندہ خدا کی ہستی پر ایمان لے آئیں۔ اور اس کے احکام کو زندگی کے ہر شعبہ میں پیش نظر رکھیں تو کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے دنیا کی غیر معمولی تباہی و بربادی سے مفید سبق حاصل کیا۔ ورنہ اس سے بھی بڑھ کر تباہیوں کا آنا لازمی ہے۔ انسان اگر نہایت ہی ضعیف اور کمزور ہوتا ہؤا اور بڑے بڑے طاقتور انسانوں کا نہایت ہی رنجیدہ انجام دیکھتا ہؤا عبرت حاصل نہیں کرتا اپنے خالق و مالک کی طرف نہیں جھکتا۔ اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ تو خدا تعالیٰ جو قادر مطلق ہے وہ کیوں اپنے زوردار حملے بند کرے۔

دنیا نے خدا تعالیٰ سے روگردان ہو کر اور مادی اسباب پر تکیہ کر کے دیکھ لیا۔ کہ کیا نتیجہ نکلا۔ شکست کھانے والی اقوام کی تباہی و بربادی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ فتح پانے والی حکومتوں کا بھی سچ پوچھو تو کچومر نکل چکا ہے۔ اور انہیں ایسے ایسے چرکے لگے ہیں۔ جو مدت العمر یاد رہیں گے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ تا دنیا میں امن قائم ہو۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

یوم پیشوایان مذاہب کے متعلق اعلان

۲۰ مئی کو یوم پیشوایان مذاہب مقرر کیا گیا ہے - احمدی جماعتیں ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں اور مختلف مذاہب کے پیشواؤں کے متعلق ان کے پیرووں میں سے لیکچر دینے والے تیار کرنے کی کوشش کریں - (ناظر دعوت و تبلیغ)

تحریک جدید کا جہاد اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں

یاد رہے - جہاں ہندوستان کے مجاہدین کے لئے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کا چندہ ۳۱ مئی تک ادا کرنا السابقون میں لانے کا باعث ہے - وہاں بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور فوجیوں اور زمینداروں کے لئے السابقون میں آنے کی یہ تاریخ ۳۱ جولائی ہے - مگر جن کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے - وہ اگر ۳۱ مئی تک ادا کر دیں - تو یہ زیادہ ثواب کا موجب ہے (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

زمین خریدنے والے احباب کے لئے اعلان

خرید اراضی کے ضمن میں جو درخواستیں آ رہی ہیں - ان کا فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خود فرمائینگے اور نتیجہ الفضل میں شائع ہو جائیگا - ان درخواستوں کا جواب فرداً فرداً نہیں دیا جا سکتا ہے - (انچارج تحریک جدید)

وقار عمل — ایک ضروری تجویز

قائدین و زعماء کی فوری توجہ کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ میں وقار عمل یعنی اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنا رائج ہے - اور مجالس و اراکین ہفتہ میں چار بار مشقت کا کام مثل کہی چلانا - مٹی اٹھانا بٹرک اور راستہ درست کرنا - نالیاں صاف کرنا - جھاڑو دینا وغیرہ یہ سب کام کرتے ہیں - حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء میں یہ بھی فرمایا تھا: "خدام الاحمدیہ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنیکا کام صرف اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ ...... ساری جماعت کو شمولیت کا موقعہ دینا چاہیے" (خطبہ)

چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں گذشتہ چھ سات سال سے قادیان کے احباب کو دعوت عمل دی جاتی ہے - جبکہ دو ماہ کے بعد ایک مقررہ دن قادیان کے سب احباب کیا خدام اور کیا انصار اور کیا اطفال اجتماعی طور پر کہی ہاتھ میں اور ٹوکری سر پر اٹھا کر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں - اور ایک طرف جہاں اپنے دلوں میں اسلامی مساوات اور حقیقی عزت کا صحیح معیار قائم کرتے ہیں وہاں دوسروں کی نظروں میں بھی ایک نمونہ بنتے ہیں - اب یہ تجویز کی گئی ہے - کہ وقار عمل عامہ کے طریق کو بیرونی جماعتوں میں بھی رائج کیا جائے - اور ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ جملہ احباب جماعت کو دعوت عمل دیا کرے - تا نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا بھر میں احمدی احباب ایک مقررہ دن اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنے کے لئے جمع ہوں - اور دنیا کے لوگوں کو نظر آ جائے کہ یہ قوم جو اپنے آقا کے اشارہ پر بظاہر حقیر اور ذلیل نظر آنے والے کام بھی دلی خوشی سے بلکہ فخر کے ساتھ کرتی ہے - یہ یقیناً اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گی -

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے قائدین و زعماء سے درخواست ہے - کہ وہ اس کے متعلق اپنی اپنی آراء سے بہت جلد مطلع فرمائیں - کہ کیا اُن کے ہاں یہ طریق کامیاب ہو سکتا ہے - ایسا وقار عمل عامہ دو ماہ میں ایک بار منایا جائیگا - بس قائدین و زعماء اس طرف توجہ کریں اور آراء و مشورے بھجوائیں -

جماعتوں کے امراء، پریذیڈنٹ صاحبان یا دیگر احباب جو اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیں اُن سے بھی درخواست ہے کہ تعاون کی غرض سے ہمیں بہت جلد اپنی آراء سے مطلع فرمائیں - تا مختلف مقامات میں اگر اس راہ میں کوئی مشکلات ہوں تو اُن کے حل کا انتظام کیا جائے - (خاکسار ناصر احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک سعید بچے کی وفات پر ایک صابر اور مخلص باپ کے جذبات

قادیان ۳ مئی محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اپنے نوجوان اور سعید بچے کی وفات پر جن جذبات شکر اور صبر کا اظہار کیا ہے - وہ ہر احمدی کے لئے باعث فخر ہیں - اور ایک مخلص احمدی کے شان کے شایاں - دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس صبر و شکر کا اجر عظیم عطا فرمائے - اور ان کے بچہ کو اپنی کنار عاطفت میں جگہ دے -

جناب ڈاکٹر صاحب نے بچے کی وفات کے تھوڑی ہی دیر بعد جن جذبات کا اظہار تحریری طور پر کیا - وہ یہ ہیں -

میرا لڑکا سلیم احمد جو کہ چند ماہ سے فوجی خدمت کے لئے بھرتی ہو کر بطور وائرلیس سگنل آپریٹر کام کر رہا تھا - آج تقدیر الٰہی سے بعارضہ نمونیہ و ٹائیفائڈ تقریباً ۳ ہفتے بیمار رہ کر فوت ہو گیا - انا للہ و انا الیہ راجعون - عزیز واقعی سلیم تھا نہایت نیک اور صابر اور شاکر تھا - اپنے بہن بھائیوں میں خدمتگذاری میں امتیازی رنگ رکھتا تھا مجھ سے بہت محبت رکھتا تھا -

آج رات سے بہت تنگ تھا - صبح کے وقت جب حالت زیادہ خراب ہوئی - تو مجھے بار بار بلاتا اور اپنے پاس بٹھاتا - لیکن جب اس کو محسوس ہوا کہ نماز کا وقت کہیں تنگ نہ ہو جائے تو کہنے لگا ابا جی آپ نے نماز نہیں پڑھی - میں نے کہا چلو ہم اکٹھے نماز پڑھتے ہیں تو بہت خوش ہوا - اور باوجود سخت تنگی تنفس کی حالت کے کہ لیٹ بھی نہ سکتا تھا - اور نہ بیٹھنے کی طاقت تھی - لحاف کے سہارے بیٹھ کر ہمارے ساتھ نماز اشاروں سے ادا کی - اور اسلام پر فوت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا - جس طرح میں اس کی اطاعت گزاری سے زندگی میں خوش تھا اسی طرح اس کی آخری گھڑیوں نے دائمی خوشی مجھے بخشی - الحمد للہ علیٰ ذالک

اس نے ایک اور خوشی جو بہترین خوشی [?] مجھے بخشی کہ جب اس کی زندگی کے قطع ہونے کے آثار نمایاں ہو گئے - تو میں نے کہا سلیم عمر کا کوئی اعتبار نہیں - نہ معلوم ہم میں سے پہلے کس نے مرنا ہے - ہماری خوشی اسی میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ خوش - جب وہ بلائے تو خوشی سے جانا چاہئے - اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی اس میں ہے کہ وہ ہم سے تم کو لے تو ہم اس میں خوش ہیں - تم ہمارا سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچا دینا - خاکسار حشمت اللہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ رحیم بخش صاحب ساکن موگا بیمار ہیں - (۲) سید شمس الرحمٰن صاحب سب انسپکٹر پولیس مونگھیر بعض مشکلات میں ہیں - (۳) بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ایران جا رہے ہیں (۴) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ڈسٹنگ [?] آفیسر نیو دہلی تبادلہ لاہور کے خواہاں ہیں (۵) ظفر اللہ خان صاحب نئی دہلی امتحان دے رہے ہیں - اور ان کے والد صاحب بیمار ہیں - (۶) سید امیر احمد صاحب انیس رجاولی حال پونڈ ریاست نابھ ٹانگ میں درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں - (۷) سید شفیق الحسن صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں - (۸) ملک عبد الرحیم صاحب قصور کی اہلیہ صاحبہ اور لڑکا بیمار ہیں - (۹) بابو عبد الکریم صاحب گنج مغلپورہ بیمار ہیں - (۱۰) سید شیر محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ہنزم [?] بیمار اور بعض مشکلات میں ہیں - (۱۱) عبد المنان صاحب اورنگ آباد دکن میں بیمار ہیں - (۱۲) طاہرہ خانم صاحبہ بی۔ اے بنت ملک محمد طفیل صاحب قادیان بی۔ ٹی کا امتحان دے رہی ہیں - (۱۳) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۱۴) منشی عبد الحفیظ صاحب کے بھائی غلام رسول صاحب - اور (۱۵) چوہدری رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں کا لڑکا غلام حیدر صاحب محاذ جنگ پر ہے (۱۶) جمعدار چوہدری بشیر احمد صاحب لفٹننٹ کے انٹرویو کے لئے جا رہے ہیں (۱۷) سید بشیر احمد صاحب دہلی کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں - (۱۸) عبد الواسع صاحب سونگھڑہ کا لڑکا عبد الاسلم سخت بیمار ہے (۱۹) سید کاظم علی صاحب میرٹھ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں - (۲۰) مستری محمد اسمٰعیل صاحب گھڑی ساز فرید کوٹ کا نقصان ہو گیا ہے - احباب سب کیلئے دعا کریں -

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد مولوی عطاء اللہ صاحب ساکن موضع بڈھانوں تحصیل راجوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے - وفات پا گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں - محمد رفیق احمد ساکن بڈھانوں (۲) میری دادی جنت بی بی صاحبہ بعمر ۹۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں - محمد وارث احمدی چونڈہ ضلع سیالکوٹ -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق پوری ہوئیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان اور صداقت نہ صرف خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت سے ثابت ہے بلکہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پاک وحی سے بھی ہوتی ہے۔ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

(۱)

حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔ یتزوج ویولد لہ یعنی مسیح موعود شادی کریگا۔ اور اس کی اولاد ہوگی۔ یہ مختصر الفاظ اپنے اندر خاص حقیقت پنہاں رکھتے ہیں۔ عام طور پر انسان شادی کرتے ہیں۔ اور ان کی اولادیں بھی ہوتی ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کلمات میں یہ حقیقت پنہاں ہے۔ کہ مسیح موعود جن نوروں کو پھیلانے کے لئے بھیجا جائیگا۔ اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے گا۔ ان نوروں کو دنیا میں ظاہر کرنے اور اس کے مفوضہ کاموں کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا تعالےٰ اس کو اولاد عطا کرے گا۔

اسی مضمون کو ایک دوسری حدیث میں بھی واضح کیا گیا ہے۔ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود رجل من ابناء فارس ہوگا۔ رجل من ابناء فارس کی بجائے رجال من ابناء فارس بھی فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آخر زمانے میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ابنائے فارس میں سے تکمیل واشاعت خدمت دین اسلام کے لئے مبعوث ہونگے۔ بلکہ کئی اور وجود بھی اس کی نسل سے پیدا ہونگے۔ اور بفضلہ تعالےٰ پیارا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بھی ابنائے فارس کا خاص فرد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور جس کی شان محبوبیت کو خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت نے ظاہر کر دیا ہے۔

(۲)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ہیں۔ جیسے کہ خدا تعالےٰ سے آپ نے الہام پا کر فرمایا۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر اولاد
میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

اور یہ متفقہ مسئلہ ہے۔ کہ مبشر اولاد ہمیشہ پاک اور عظمت وشان والی ہوتی ہے خصوصاً خدا تعالےٰ کی بشارت تو کسی تصدیق کی محتاج نہیں۔

(۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مبشر اولاد میں سے بھی خاص فرد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ناظرین یہ اشعار الہامی پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موجودہ بیٹوں میں سے جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر مبشر اور خاص شان کا مالک ہے۔ صرف اور صرف ایک خاص بیٹے کی شان بیان کی گئی ہے۔ اور اس کی علامات بتائی گئی ہیں۔ (۱) اک بیٹا ہے تیرا (۲) وہ میرا محبوب ہوگا۔ (۳) اس مہ سے اندھیرا دور کرونگا۔ (۴) دکھاؤنگا اک عالم کو پھیرا (۵) فسبحان الذی اخزی الاعادی ان الفاظ کی تشریح مختصر طور پر درج ذیل کی جاتی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ ان پیشگوئیوں کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ (ا) اک بیٹا ہے تیرا یعنی ان صفات والا بیٹا اب موجود ہے کسی بعد کے زمانہ میں نہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس بشارت کے وقت آپ کے بیٹوں میں موجود تھے۔ (ب) وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا۔ اس کا ثبوت ان تائیدات ربانی سے مل سکتا ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کو حاصل ہیں اور ان کارناموں سے ظاہر ہے جو آپ کے عہد میں رونما ہوئے

(ج) کرونگا دور اس ماہ سے اندھیرا اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ہوگا تو وہ مہ ہی۔ مگر مخالف اپنی ظلماتی پھونکوں سے ظلمت کا پردہ لوگوں کے دلوں کے آگے کھڑا کرنے کی کوشش کرینگے۔ مگر میں اپنے فضل اور تائید سے دشمنوں کے ان تمام ظلماتی پردوں کو دور کر کے اس کا روشن چہرہ یعنی اصلی اعلےٰ اور ارفع شان لوگوں کو دکھا دونگا۔ اور وہ اس کے روشن چہرہ کو دیکھ کر اس کے والہ وشیدا ہو جائیں گے۔ سو یہ علامت بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹوں میں صرف آپ ہی ہیں۔ جن کی مخالفت میں اغیار تو در کنار وہ لوگ بھی کھڑے ہوگئے جو جماعت احمدیہ میں خاص اثر اور رسوخ رکھتے تھے۔ اور جہاں تک ہو سکا مخالفت کی گرد اڑا کر اس کے آگے اندھیرا پیدا کرنے کی کوششیں کیں۔ مگر ناکام رہے۔ اور خدا کا نور ظاہر ہو کر ہی رہا واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون دوسرا مطلب اسکا یہ ہے کہ اس ماہ کے ذریعے دنیا کے لوگوں کو جو بے دینی اور شرک اور کفر کے اندھیروں میں پڑے ہونگے راہ ہدایت دکھاؤنگا سو خدا کے فضل سے یہ بات پوری ہو رہی ہے۔ آپ ہی کے عہد مبارک میں آپ کے بھیجے ہوئے مبلغین کے ذریعہ یورپ، امریکہ اور دیگر جزائر وغیرہ کے لوگ جو کفر اور شرک کے اندھیروں میں پڑے تھے۔ نور ہدایت سے منور ہو کر کثرت سے دین اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ خصوصاً اس نشان کی شان براعظم افریقہ میں جس کو ہر ایک لحاظ سے دنیا کے لوگ تاریک براعظم کہتے ہیں نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے۔ خدا کے فضل سے حضور کے مبلغوں کو بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اور وہاں کے لوگ کفر اور شرک کے اندھیروں سے نکل کر نور اسلام سے منور ہو رہے ہیں۔

(۴)

دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکے ذریعہ جب ظلمت دور ہو جائیگی۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کا منور چہرہ لوگوں کو نظر آنے لگے گا۔ تو لوگ نہ صرف ایک ایک دو دو بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دین اسلام میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ گویا ایسا معلوم ہوگا کہ ایک جہان ظلمت کے پردوں سے نکلکر اسلام کیطرف بھاگا آ رہا ہے۔

چنانچہ افریقہ میں بعض اوقات ہزاروں ہزار لوگ ایک ہی وقت میں دین اسلام میں داخل ہوئے اور خدا تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ براعظم افریقہ کے لوگوں کے دلوں میں ہدایت کی ایسی پیاس لگا دی ہے۔ کہ ان کی طرف سے متواتر اور پے در پے ہر قسم کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ کہ خدا کیلئے ہماری ہماری ہدایت کے لئے مبلغ بھیجے جائیں۔ حضور مبلغین کے وفد کے وفد بھیجکر ان کو ہدایت کے جام بھر بھر کر پلا رہے ہیں۔ اور ابھی اور کئی وفود جانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن نزدیک ہیں کہ افریقہ کا تاریک براعظم حضور کی کوشش سے تمام کا تمام نور اسلام سے منور ہو جائیگا

(۵)

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح غذا انسان کے لئے دل کی طاقت کا موجب ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں اسی طرح اس بیٹے کی بشارت میرے دل کے لئے بطور غذا ہے۔ اے خدا تو پاک ہے۔ کہ تو نے میرے دشمنوں کو ذلیل اور خوار کر دیا۔ اب اگر بقول مخالفین یہ تسلیم کیا جائے کہ وہ موعود تیسری چوتھی صدی میں ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اے خدا اول تو نے اس بشارت کو میرے دل کے لئے بطور غذا یعنی اطمینان قلب کا ذریعہ بنایا۔ اور پھر تو نے میرے دشمنوں کو ذلیل بھی کیا۔ حیرانی ہے۔ کہ بشارت کا تو موعود پیدا نہیں ہوا مگر دشمن پہلے ذلیل ہو گئے۔ پس حضرت اقدس علم الٰہی سے فرما رہے ہیں۔ کہ وہ موعود جو میرے لئے موجب اطمینان قلب بشارت ایزدی ہے۔ وہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور خدا نے میرے دشمنوں کو ذلیل ورسوا کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ بہت ہی پاک اور سچے وعدوں والا خدا ہے۔ یہ رسوائی تو اس وقت کے مخالفین کے لئے مقدر تھی۔ جو اس بات پر معترض تھے۔ کہ وہ موعود لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ مگر ایک اور رسوائی ان لوگوں کے لئے مقدر تھی۔ جو اس کی شان کے اس وقت انکار کرنے والے تھے۔ جب اس نے بحکم الٰہی اس منصب جلیلہ یعنی مصلح موعود کا اظہار کرنا تھا۔ ان کا مفصل ذکر زیر عنوان تائید ایزدی ہوگا

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

اس کی تشریح اس طرح پر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو یعقوب بھی کہا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص حکمت ہے کہ جس طرح یعقوب علیہ السلام کا بیٹا حضرت یوسف علیہ السلام ان کی زندگی میں شرف مکالمہ الٰہی سے ہو چکا تھا۔ اسی طرح آپ کو بھی اس بات کی امید اور راسخ یقین رکھتی۔ کہ میرے موجودہ بیٹوں میں بھی کوئی ضرور یوسف صفت ہوگا۔ سو خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ مراد آپ کی زندگی میں ہی بر آئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے شرف مکالمہ مخاطبہ عطا فرمایا۔ آپ کے کئی الہامات حضرت اقدس کی ڈائری میں نیچے ہوئے موجود ہیں۔ جس طرح یوسف کو اپنے بھائیوں سے دکھ پہنچا۔ اسی طرح حضور کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہونے کا ادعا کرنے والوں سے دکھ پہنچا۔ جس طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا تھا۔ اسی طرح حضور بھی ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جو آپ کی امان میں آنا چاہتے ہیں معاف کرتے جاتے ہیں اور اپنے سلسلہ بیعت میں داخل کر لیتے ہیں۔

(۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کا نام آپ کی پیدائش سے پہلے مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دکھایا گیا۔ مسجد کا دوسرا نام بیت اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ قاعدہ ہے کہ لوگ اپنی پسندیدہ اور خوشنما چیزوں کو نمایاں کرنے کے لئے اپنے گھروں کی دیواروں پر آویزاں کرتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے محمود کو اپنا محبوب بنانے کے لئے عالم کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے گھر یعنی مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دکھلایا۔ دوسرے اس میں یہ بھی دکھلایا۔ کہ پیارے محمود کو مساجد سے خاص نسبت ہوگی۔ چنانچہ جہاں پر آپ تبلیغی مراکز قائم کرتے ہیں۔ وہاں مساجد بھی ضرور تعمیر کراتے جاتے ہیں۔

(۸)

وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ مصلح موعود کی یہ علامت بھی پیارے محمود میں پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے مسئلہ کشمیر کا واقعہ زندہ گواہ ہے۔ آج سے بارہ سال پہلے مسلمانانِ کشمیر ایسی مصیبت میں اسیر تھے۔ کہ ان کو انسانی حقوق بھی حاصل نہ تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں بھی اس کا احساس پیدا کیا۔ سب سے اول حضور کو ان کی اس حالت زار پر رحم آیا۔ اور قدرت کے زبردست ہاتھ نے حضور کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے تمام مخالفوں کو اس بات پر مجبور کیا۔ کہ جو کشتی اس کام کو سر انجام دینے کے لئے بنائی گئی۔ اس کے صدر آپ کو قرار دیں۔ عام مسلمانوں اور ممبران کمیٹی کا تو صرف نام ہی تھا۔ تمام کام آپ کی ہدایت کے ماتحت جماعت کے افراد ہی کر رہے تھے۔ سو خدا کے فضل سے آپ کی کوششوں کے سبب بہت سے حقوق مل گئے۔ اور باقی حقوق کے حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے۔

(۹)

کان اللّٰہ نزل من السماء۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی شان میں فرمایا ہے۔ الہام کا مطلب یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ آسمان سے کسی امر کے ظاہر کرنے کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو زمین کا ہر ذرہ ذرہ اس کو سر انجام دینے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور آخر وہ کام ہو کر رہتا ہے۔ اسی طرح مصلح موعود کے ذریعہ اس شان کا ظہور ہوگا۔ کہ یعنی جس کام کو کرنے کا ارادہ وہ موعود کرے گا۔ وہ کام تائید ایزدی سے اس کی مراد کے موافق ہو جائیگا۔ سو خدا کے فضل سے حضور جس کام کو کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ وہ ہو کر رہتا ہے۔ پچھلے سالہ واقعات اس کے زندہ گواہ ہیں۔ کہ آپ کی ہر ایک تحریک ایسی کامیاب ہوتی ہے۔ کہ دنیا حیرت میں رہ جاتی ہے۔

(۱۰)

دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ سو خدا کے فضل سے حضور کی شہرت دنیا کے ہر ایک براعظم کے گوشہ گوشہ تک بذریعہ مبلغین پہنچ چکی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے پاک دلوں کو حضور کے اسلامی علم کے نیچے لا رہے ہیں۔

(۱۱)

خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ یہ علامت بھی حضور میں پائی جاتی ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ پورے ۳۰ سال سے آپ کو دشمنوں کے پے در پے حملوں سے بچا کر نصرت پر نصرت عطا فرما رہا ہے۔ اور حضور کے دشمنوں کو خائب و خاسر کر رہا ہے۔

(۱۲)

وہ موجب ظہور جلال الٰہی ہوگا۔ یعنی اس کے وقت میں خدا تعالیٰ کی جلالی شان کا دنیا میں نمایاں ظہور ہوگا۔ پچھلی جنگ عظیم اور موجودہ عدیم المثال خونی جنگ جلال الٰہی کے ظہور کی زندہ گواہ ہے۔ ان جنگوں میں انسانی نفوس کی اور املاک کی اس قدر تباہی ہوئی ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔

(۱۳)

علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ یہ علامت بھی حضور میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو اس قدر علم معارف قرآن عطا فرمایا ہے۔ کہ دنیا اس کے مقابلہ سے عاجز ہے۔ جو

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کی قابل قدر تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اپنے تبلیغی کام کی مزید تفصیل میں لکھتے ہیں:۔

احمدی جماعتوں کے کام کی نگرانی کرنے کے علاوہ خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں جو کام کیا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ چونکہ اس عرصہ میں برادرم معلم امری عبیدی کو ٹبورا روانہ کیا گیا اور کئی ایک کام جو ٹبورا میں ان کے سپرد تھے وہ بھی خاکسار کو کرنا پڑے اور رفقائی مصروفیت رہی۔ والحمدللہ

نشر و اشاعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ "تیسری جنگ کا خطرہ اور اصل بیماری کا علاج" کے مضمون پر جو تھا۔ اس سے ایک انگریزی میں خط تیار کر کے جس کے شروع میں مقامی انگریزی اخبارات کے اس مضمون سے تعلق رکھنے والے بعض اقتباسات اور کریمیا کانفرنس کی روئیداد وغیرہ کا ذکر کر کے تین انگریزی اخباروں کو روانہ کیا گیا۔ چنانچہ ٹانگا سٹنڈرڈ نے اپنے پندرہ مارچ کے پرچہ میں The real causes کے سار کا سارا مضمون شائع کر دیا۔ عام طور پر اسے پسند کیا گیا ہے۔ چنانچہ ٹانگہ سے اطلاع ملی ہے کہ "مضمون Real causes کا عام طور پر پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا ہے اور خوب چرچا ہوا ہے"۔ اس کے علاوہ T. Standard کے ہفتہ وار اور روزانہ ایڈیشن میں احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا کا فوٹو شائع کرایا گیا۔ اکثر غیر از جماعت لوگوں نے بھی مسجد کے فوٹو کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور الحمد للہ پبلک پر جماعت کا رعب اور سلسلہ کی عظمت و برتری قائم کرنے کا ذریعہ مسجد الفضل بن رہی ہے۔

رسالہ سواحیلی مارچ نمبر جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ پیغام صلح چھپا اس کے پروف وغیرہ دیکھے۔ مشرقی افریقہ کے مختلف تیس مقامات میں سلسلہ کا لٹریچر اور سواحیلی رسائل خود پیکٹ بنا کر روانہ کرتا رہا۔ Sunrise کے چالیس پرچے مختلف اوقات میں زیر تبلیغ افراد کو روانہ کئے۔ الفضل کا خطبہ نمبر اس عرصہ میں صرف ایک ہی ملا۔ بارہ پرچے جو علاوہ جماعتوں کے مختلف لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا رہا۔ برٹش شمالی لینڈ کے متعلق ایک احمدی دوست نے لکھا تھا وہاں کے معزز شیوخ کو سلسلہ کا عربی و سواحیلی لٹریچر روانہ کیا۔ کشتی نوح بزبان سواحیلی ارد گرد کے دیہات میں بعض افریقن چیفس کو خود جا کر دی اور فروخت کی۔ ٹبورا کے اشد ترین مخالفین کو بھی خاکسار نے یہ کتاب فروخت کی۔ معلم جمعہ ایک سخت مخالف سنی ہے۔ اس نے کتاب خریدی اور مجھے کہا کہ میں دو بار یہ کتاب پڑھ چکا ہوں۔ بہت ہی عمدہ کتاب ہے۔ حتیٰ کہ مشہور لیوانی نے بھی خریدی۔ علاوہ ازیں جنوری فروری نمبر رسالہ سواحیلی کا اور جون نمبر جو ایک مدت سے نیروبی میں پڑا ہوا تھا منگوا کر تقسیم کیا گیا۔

تحریری کام

"احمدیت یا حقیقی اسلام" کے سواحیلی ترجمہ کا اصل اردو کے ساتھ مقابلہ اور نظر ثانی کا کام شروع کیا گیا۔ اور ساتھ ساتھ بغلی عنوان۔ زبان کو سادہ اور آسان اور چھوٹے چھوٹے پیراگراف میں مضمون کو تقسیم کرتا رہا۔ تیس کے قریب صفحات کی نظر ثانی کی۔ اس عرصہ میں خاکسار نے سواحیلی ترجمہ قرآن کے تفسیری نوٹس بھی لکھنے شروع کئے۔ ان تفسیری نوٹس میں حتی المقدور اسباب کا خیال رکھ رہا ہوں کہ آسان زبان کے علاوہ مختصر اور عام فہم اور اسلام کی برتری۔ احمدیت کے مسائل خصوصی کی وضاحت اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب پر مشتمل نوٹس ہوں۔ اس کے لئے مجھے مختلف کتب اور تفسیروں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درسوں کے نوٹس وغیرہ کو دیکھنا پڑا اس عرصہ میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے ابتدائی رکوع کے نوٹس لکھے۔ ایک مضمون "اس زمانہ کا امام کون ہے؟" گجراتی زبان میں ترجمہ کروانے کے لئے تیار کیا گیا۔ اور نیروبی بغرض طباعت روانہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں کمیٹی مذہب و سائنس اور کامرس سکرٹری کی طرف سے حضور کے

دنیا کو غیرت دلا کر علوم و معارف قرآن کے مقابلہ کے لئے بڑے زور سے بلا رہا ہے۔ مگر آج تک کسی کو مقابلہ کی جرأت نہیں ہوئی۔ ہزاروں ہزار علماء علوم قرآن موجود ہیں۔ مگر ایسے دم بخود ہیں۔ کہ گویا زندہ نہیں بلکہ مردہ ہیں۔ (۱۴) تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ یہ علامت بھی مصلح موعود کی حضرت اقدس نے بذریعہ الہام بیان فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تو تین بیٹے جسمانی اور روحانی اولاد کی صورت میں موجود تھے۔ مگر چوتھا بیٹا (حضرت مرزا سلطان احمد صاحب) پورے طور پر شامل نہ تھا۔ سو خدا کے فضل سے آپ کو حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے شامل ہونے کا پورا شرف حاصل ہوا ہے۔

خاکسار محمد عثمان مستوطن ڈیرہ غازیخاں حال قادیان

ارشاد" تجارتی سروے" وغیرہ کے سلسلہ میں بھی بہت لکھنے کا کام کرنا پڑا۔ بلکہ ان ہر دو کاموں کے لئے مصالحہ اور مواد مہیا کرنے کے لئے بھی مجھے کافی وقت خرچ کرنا پڑا اس کے علاوہ آمدہ ڈاک اور جماعتوں کو بیدار رکھنے اور مرکزی ہدایات وغیرہ سے آگاہ رکھنے اور دیگر تبلیغی ضروریات کے لئے انسٹھ خطوط وغیرہ لکھنے پڑے۔ بالعموم ڈاک کا دن ڈاک پڑھنے اور تعمیل میں گذر جاتا ہے۔

گورنمنٹ افریقین سکول میں لیکچر

ہفتہ میں دو دفعہ گورنمنٹ سیکنڈری سکول کی سینیئر کلاسز میں مذہبی امور کے متعلق لیکچر اس عرصہ میں دیتا رہا۔ اس ماہ خاکسار نے اسلام۔ فضیلت اسلام۔ ہم اسلام کیوں قبول کریں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلافات نیکی کی حقیقت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی بائیبل میں کے مضامین پر لیکچر دیئے مسلمان اور عیسائی طلباء ان لیکچروں میں حاضر ہوتے رہے اور خدا کے فضل سے کلاس روم اور برآمدہ بعض اوقات طلباء سے بھرا ہوا ہوتا۔ علاوہ ازیں سینیئر طلباء کو انگریزی کتب متعلق اسلام اور نئے ہیڈ ماسٹر کو سلسلہ کے حالات اور لٹریچر وغیرہ کے ذریعہ احمدیت سے واقف کیا گیا۔

خطبات جمعہ

اس عرصہ میں خاکسار نے اہم ضروریات کے متعلق خطبات جمعہ پڑھے۔ اور اس ملک میں عام رواج ہے کہ اگر بڑا آدمی بھی مسلمان ہو تو اس کے ختنے بھی ضرور کئے جاتے ہیں۔ اور اگر مسلمان کا بچہ مر جائے یا غیر مسلم مسلمانوں کے علاقہ میں مر جائے اور اس کے ختنہ نہ ہوں تو مردہ کے ہی ختنہ کر دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اسلام کی تعلیم۔ ختنہ کی رسم کی اصلاح تاریخ وغیرہ بیان کی۔ (۲) اس ملک میں عام طور پر ذکر کا بڑا بے ہودہ طریق ہے۔ جسے ذکری کہا جاتا ہے۔ اور جس طرح شرابی بدمست ہو کر گرتا پڑتا ہے۔ اس طرح مرد عورتیں حال کرتے ہوئے اور بعض اوقات شراب سے بدمست ہو کر ذکر کرتے ہیں۔ اس کے متعلق بتایا کہ اصل ذکر الٰہی کیا ہے۔ اور اقم الصلوٰۃ لذکری کے ماتحت سب سے بڑا ذکر نماز اور دوسرے اذکار ہیں جو

مسنون ہیں۔ اور احمدیت کے مستقبل کے متعلق خطبہ پڑھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور بشارات بتائی گئیں۔ اور آخری خطبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث نماز کے متعلق اور متعلقہ امور کے متعلق سنائی گئیں۔ علاوہ ازیں اس عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملفوظات جو بذریعہ الفضل ملتے رہے بعد مغرب احباب کو سواحیلی میں ترجمہ کر کے سناتا رہا اور وہ محظوظ ہوتے رہے۔

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں بعد نماز مغرب و بعد نماز صبح قرآن مجید۔ حدیث اور "احمدیت یا حقیقی اسلام" کتاب کا درس باری باری دیا جاتا رہا۔ کل درس اس ماہ سینتیس ۳۷ دیئے گئے افریقین احباب بالخصوص اہتمام کے ساتھ شامل ہوتے رہے اور مختلف سوالات اور دینی امور کے متعلق وضاحت بھی کی جاتی رہی۔

ملاقاتیں اور دیہات میں کام

اس عرصہ میں کچھ وقت نکال کر خاکسار دو دیہات میں بھی گیا اور وہاں کے متعدد لوگوں کو علاوہ لٹریچر کے زبانی بھی تبلیغ کی۔ اور ایک چیف کے دفتر میں بیٹھ کر دس آدمیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور احمدیت سے واقف کیا۔ کل ملاقاتیں اس عرصہ میں تیس کی گئیں جن میں سنئے ڈسٹرکٹ کمشنر اور پراونشل کمشنر بھی شامل ہیں انہیں Sunrise مطالعہ کیلئے دیئے گئے۔ بقیہ کو زبانی تبلیغ کے سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ اور بعض اوقات گھنٹہ گھنٹہ بلکہ زائد گفتگو کے لئے وقت ملتا رہا۔ اور اسلام کے مختلف مسائل اور احمدیت کے متعلق بیان کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

شکریہ و درخواست دعا

اس عرصہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی نے افریقن مبلغ کی تنخواہ دو ماہ ایک سو بیس شلنگ روانہ کی۔ گذشتہ سال سے نیروبی کی مجلس خدام یہ امداد باقاعدگی کے ساتھ بھیج رہی ہے۔ اس عرصہ میں محترمی ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب نے جو ایک لمبا عرصہ تک اس ملک میں رہے ہیں۔ اور اب میدان جنگ میں ہیں۔ ایک سو شلنگ برائے کشتی نوح روانہ کیا۔ آپ لکھتے ہیں" ایک خاص ذاتی نیت کے ساتھ پانچ پونڈ کشتی نوح کے لئے پیش کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ ظلمت میں ایسی عمدہ اور مکمل تعلیم مانند ایک روشن ستارہ کے ہے۔ جو خود چمکتی اور دوسروں کو چمکاتی ہے۔ مگر کچھ بند سے ایسے ہیں کہ باوجود اس ستارہ چمکدار کے پھر ظلمتوں میں پھنسے ہوئے ہیں"۔ میں ڈاکٹر صاحب کے اس عطیہ سے افریقین چیفس کو کشتی نوح بزبان سواحیلی ماہ اپریل میں انشاء اللہ بھجوانے کا انتظام کرونگا۔ ڈاکٹر صاحب مکرم اور مجلس خدام کی اس امداد کا بہت بہت شکریہ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی برکات و رحمت کے دروازے کھولے آمین۔

اس کے علاوہ مجھے دو اور احباب کا ذکر خیر بھی کرنا ہے۔ مجھے اس عرصہ میں اطلاع ملی ہے۔ کہ محترمی ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب اور برادرم چوہدری نثار احمد صاحب جو ایک لمبا عرصہ نیروبی میں رہے اس ملک کو خیرباد کہہ کر قادیان دارالامان پہنچ چکے ہیں مجھے گذشتہ نو سال سے محترمی ڈاکٹر صاحب سے تعارف ہے۔ اور بہت قریب ہو کر انہیں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور نیروبی کے قیام میں اکثر ڈاکٹر صاحب مکرم اور چوہدری نثار احمد صاحب کے گھروں میں مجھے رہنے کا موقعہ ملتا رہا ہے علاوہ خدمت اور حسن سلوک کے اور محبت کے انہوں نے ہمیشہ مخلصانہ رنگ میں خدمت سلسلہ میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ مسجد الفضل ٹبورا کے لئے ۱۹۴۳ء میں ڈاکٹر صاحب نے مجھے کینیا کے مختلف علاقوں کا اپنی موٹر پر دورہ کرایا اور چندہ وغیرہ جمع کرانے میں بہت مدد دی۔ اور اپنے سارے کنبہ کے افراد کی طرف سے بہت بڑی رقم دلائی۔ عام طور پر یہاں ڈاکٹر صاحب کو قبلہ باواجی سے خطاب کیا جاتا اور ایک ممتاز حیثیت کے وہ مشرقی افریقہ میں مالک تھے۔ نیکی میں۔ تقویٰ میں وہ بڑھے ہوئے تھے۔ جماعتی کاموں میں نظام کا احترام کرتے۔ ذاتی رائے کو بعض اوقات چھوڑ دیتے۔ انفرادی رنگ میں جماعت کے افراد سے محبت و ہمدردی کا سلوک رکھتے۔ چوہدری نثار احمد صاحب باوجود عہدیدار نہ ہونے کے بڑے اخلاص کے ساتھ جماعتی کاموں میں بالعموم اور سکرٹری مال کے ساتھ بالخصوص مالیات میں اچھی خاصی امداد کرتے۔ ہر ایک تحریک میں وہ بڑے شوق سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے چندے دیتے۔ خاکسار کے ساتھ نہ صرف برادرانہ رنگ میں محبت رکھتے بلکہ مبلغ سلسلہ ہونے کی وجہ سے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ادنےٰ خادم ہونے کی وجہ سے بڑا احترام اور عزت کرتے اور اپنے لئے میرے قیام کو جو ان کے گھر میں ہوتا بہت فخر سمجھتے مجھے گذشتہ لمبے عرصہ میں ایک واقعہ بھی یاد نہیں کہ میں نے کسی امر کے متعلق خدمت سلسلہ کے واسطے انہیں تحریک کی ہو اور انہوں نے بشاشت کے ساتھ اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ بوقت روانگی نیروبی سے دور ہونے کی وجہ سے میں ان کی ملاقات نہ کر سکا۔ اور نہ الوداع کہہ سکا ہیں احباب سے درخواست کرونگا کہ وہ ان ہر دو بھائیوں کی صحت اور بابرکت زندگی کے لئے دعا کریں۔ اور اس عاجز نابکار کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور اپنی محبت سے حصہ وافر بخشے۔

اعلان برائے فوجی ملازمین

اکثر دیکھا گیا ہے کہ فوجی ملازمین خواہ وہ بڑے افسر ہوں یا چھوٹے جب وہ تبدیل ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو وہ مقامی انجمن کو اطلاع کئے بغیر چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے وہ نظام سلسلہ سے بالکل الگ رہتے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ فوجی ملازمین کسی جگہ سے تبدیل ہوتے وقت مقامی انجمن کو اطلاع دے دیا کریں اور جس جگہ تبدیل ہو کر جائیں۔ وہاں بھی اطلاع دیں۔ (ناظر امور خارجہ)

ایک استانی کی ضرورت

پاکپٹن میں ایک معزز غیر احمدی رئیس کو اپنی چھٹی جماعت کی بچی کے لئے ایک ہول ٹائم استانی کی ضرورت ہے۔ جس کو علاوہ کھانا اور رہائش کے قریباً ۴۰-۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ اگر استانی زیادہ قابل ہوگی۔ تو زیادہ بھی ملنے کی امید ہے۔ خواہشمند احباب درخواستیں نظارت ہذا میں جلد بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ست بچن" کا گورمکھی ترجمہ

تمام احباب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ لٹریچر ہے۔ کیونکہ سلسلہ کے مبلغین کا ہر آدمی کے پاس پہنچنا اور اسکو احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کرنا ایک مشکل امر ہے البتہ لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کی مقابیں تعلیم زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جاسکتی ہے اس سلسلہ میں نشرواشاعت نے کچھ ضروری اور مفید لٹریچر تیار کروایا ہے۔ جس کی اشاعت زیر تجویز ہے۔ اس میں سے ایک کتاب ست بچن کا گورمکھی ترجمہ ہے۔ یہ کتاب حضور نے سکھ بھائیوں کو حضرت بابا نانک صاحب کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا پیغام دینے کی غرض سے تصنیف فرمائی ہے۔ چونکہ گورمکھی ہمارے سکھ بھائیوں کی قومی اور مذہبی زبان ہے۔ اور سکھوں کی اکثریت اسی زبان سے آشنا ہے۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ اس کتاب کو ان کی اپنی زبان گورمکھی میں شائع کیا جائے۔ تا زبان کی غیریت ان کے درمیان کوئی روک پیدا نہ کرسکے اور وہ احمدیت کی تعلیم کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ ست بچن کیسی کتاب ہے۔ اس کے متعلق ہم احباب کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس سے اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضور "انجام آتھم" کے ضمیمہ میں فرماتے ہیں کہ:

"آٹھواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت زیادہ کرنے کے لئے ظہور میں آیا کتاب ست بچن کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی تالیف کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے وہ سامان عطا کئے جو تین سو برس سے کسی کے خیال میں بھی نہیں آئے تھے۔ میری یہ کتاب سولہ لاکھ سکھ صاحبان کے لئے ایسی لطیف دعوت ہے۔ جس سے میں امید کرتا ہوں کہ ان کے دلوں پر اثر پڑے گا۔ میں اس کتاب میں باوا نانک صاحب کی نسبت ثابت کرچکا ہوں کہ باوا صاحب درحقیقت مسلمان تھے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کا ورد تھا۔ اور آپ بڑے صالح آدمی تھے۔ آپ نے دو مرتبہ حج بھی کیا۔ اور اولیاء اسلام کی قبور پر اعتکاف بھی کرتے رہے جنم ساکھیوں میں آپ کے وصایا میں۔ اسلام اور توحید اور نماز روزہ کی تاکید پائی جاتی ہے۔ آپ نماز کے بہت پابند تھے۔ اور بنفس نفیس خود بانگ بھی دیا کرتے تھے آخری شادی آپ کی ایک نیک بخت مسلمان لڑکی سے ہوئی تھی جس سے سمجھا جاتا ہے کہ آپنے بدل مسلمانوں کے ساتھ تعلق رشتہ بھی پیدا کرلیا۔ اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ آپ کی بھاری یادگار وہ چولہ ہے جس پر کلمہ شریف اور قرآن شریف کی بہت سی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ آپ نے یادگار کے طور پر گرنتھ کو نہیں چھوڑا۔ اور نہ اس کے جمع کرنے کے لئے کوئی وصیت کی۔ صرف اس چولہ کو چھوڑا جس پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ اور جس پر جلی قلم سے یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ باقی سب دین جھوٹے ہیں۔ مگر اسلام۔ پس یہ کتاب جو بعد مباہلہ تیار ہوئی یہ وہ عطیہ ربانی ہے۔ جو مجھ کو عطا کیا گیا۔ اور خدا نے اس تبلیغ کا ثواب مجھ کو ہی عطا فرمایا۔"

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ ۳۰)

اس مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے ست بچن ایک لطیف تصنیف ہے جس کو حضور نے عطیہ ربانی قرار دے کر اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اس کتاب کا گورمکھی ترجمہ آج سے کافی عرصہ پہلے شائع ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اب دوستوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں نشرواشاعت کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ صیغہ مشروط بآمد ہے دوست جس قدر اس کی اعانت فرمائیں گے اسی قدر یہ صیغہ ضروری اور مفید لٹریچر شائع کرنے کے قابل ہوسکے گا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

دیہاتی نوجوانوں کے لئے خدمت دین کا شاندار موقعہ

ہمارے ملک کے افراد کی اکثریت دیہات میں رہتی ہے۔ اور دیہاتیوں کے دلوں کو احمدیت کے لئے فتح کرلینا گویا تمام ملک کو روحانی میدان میں فتح کرلینا ہے۔ دیہاتیوں میں تبلیغ ایسے کارکنوں کے ذریعہ ہوسکتی ہے جو ان کے رسم و رواج اور تمدن و معاشرت کے طریقوں سے نہ صرف واقف ہوں۔ بلکہ ان کے اپنے رہنے سہنے کا طریقہ بھی دیہاتیوں جیسا ہو۔ تا نہ وہ ان سے میل جول میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس کریں اور نہ دیہاتیوں کو ان سے ملنے اور پاس بیٹھنے میں کوئی روک اور تامل ہو۔ موثر تبلیغ دیہاتیوں میں وہی شخص کرسکتا ہے۔ جس سے دیہاتی اصحاب کوئی بیگانگت محسوس نہ کریں انہی امور کے پیش نظر حضرت امیر المومنین المصلح موعود ایدہ اللہ نے یہ تحریک فرمائی ہے کہ جن دیہاتی نوجوانوں کی تعلیم مڈل تک ہو اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں انہیں قادیان میں ڈیڑھ سال تک تعلیم دیکر دیہاتیں میں تبلیغ کرنے کے لئے مبلغ بنایا جائے۔ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ دیہات کا ہر احمدی خاندان ایک ایک نوجوان اس خدمت کے لئے وقف کرے۔ ایسے مبلغین کو طب بھی پڑھائی جائے گی اور علاج معالجہ کا طریق سکھا دیا جائے گا۔ تا وہ دیہات میں لوگوں کی اچھی توجہ کا باعث ہوسکیں مرکز کی طرف سے انہیں مقررہ قواعد کے مطابق مناسب گزارہ بھی دیا جائے گا۔ تاکہ وہ فارغ البال ہوکر دین کی خدمت سرانجام دے سکیں۔ وہ خاندان جنہوں نے حضرت امیر المومنین کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر رکھا ہے ان سے ہمیں کامل امید ہے کہ وہ حضور انور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے فوراً تیار ہوجائیں گے۔ اور اپنے کسی نہ کسی نوجوان کو جو مڈل تک تعلیم رکھتا ہے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے پر آمادہ کرکے اس کی درخواست حضرت کے حضور بھجوائیں گے (نظارت دعوت و تبلیغ)

جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور کا جلسہ

جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کے زیر اہتمام چوہدری اسداللہ خان صاحب بار ایٹ لار کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ ۲۸ر اپریل ۱۹۴۵ء کو دس بجے شب منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے ایل۔ ایل بی نے تقریر فرمائی۔ جس میں تفصیل کیساتھ ان تمام اعتراضات کے جوابات دیئے جو مولوی محمد حیات صاحب نے اپنے ۱۷ر اپریل کے جلسہ میں کئے تھے۔ تقریر شروع کرنے سے پیشتر خادم صاحب نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی سابقہ روایات کے برعکس اپنی اسلامیہ پارک لاہور کی تقریر میں گالی گلوچ سے کام نہیں لیا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ایک کرکے اعتراضات کے جوابات دینے شروع کئے۔ دوران تقریر میں چند شریروں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو نعرے لگانے اور شور مچانے کے لئے بھیجدیا۔ مگر جب اس پر بھی تقریر جاری رہی تو خود جلسہ کی کارروائی میں خلل اندازی کرنے لگے اور بدزبانی شروع کردی سٹیج تک پہنچنے کی بار بار کوشش کی مگر ہر بار روک دیئے گئے۔ کچھ تقریر بھی انہوں نے برسائے اس پر صاحب صدر نے تھوڑی دیر کے لئے جلسہ کی کارروائی بند کردی۔ اور احمدی احباب کو حکم دیا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور سٹیج پر حملہ کرنے والوں سے تعرض نہ کریں۔ غیر احمدیوں کے سمجھدار طبقہ نے ان لوگوں کی حرکات سے بیزاری ظاہر کی۔ اور انہیں سمجھانے کی کوشش کی آخر پچیس تیس منٹ کی گڑبڑ کے بعد خود ہی کہنے لگے۔ ہمارے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں۔ خادم صاحب نے فرمایا جواب تو میں دے ہی رہا ہوں آپ اپنے اعتراض لکھکر مجھے دیدیں اور اپنے آدمیوں کو خاموشی سے بٹھا دیں۔ انہوں نے چار اعتراض لکھکر بھیجدیئے اور ایک غیر احمدی نوجوان نے سٹیج پر آکر انہیں خاموشی سے بیٹھ جانے کی تلقین کی جس پر وہ بیٹھ گئے۔ اور خادم صاحب نے اپنی تقریر پھر شروع کی جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ جس کے دوران میں سامعین پر مکمل سکوت طاری رہا۔ ان کے اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیئے اور نرمی اور محبت سے انہیں حق کو قبول کرنے کی دعوت دی پونے دو بجے شب دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا ۴۴

۴۴ جلسہ ختم ہونے کے قریباً نصف گھنٹہ بعد غیر احمدیوں کا ایک گروہ دو تین مولویوں کو لیکر آگیا کہ مناظرہ کیا جائے۔ مولوی صاحبان نے آتے ہی سوال کیا کہ کیا آپ نے ہمیں مناظرہ کے لئے بلایا ہے۔ چوہدری عبدالستار صاحب پریذیڈنٹ حلقہ اسلامیہ پارک و مزنگ نے جواب دیا ہم نے تو آپکو نہیں بلایا۔ ہاں اگر آپ مناظرہ کا چیلنج دیں تو ہم منظور کرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو چیلنج نہیں کرتے۔ اور چونکہ آپنے ہمیں نہیں بلایا اس لئے ہم جاتے ہیں اور واپس تشریف لے گئے۔

عبدالمنان برائے سکرٹری تبلیغ

الفضل کے معاونین خصوصی

(۱) مکرم جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران ترقی پا کر میڈیکل آفیسر خراسان بن گئے ہیں۔ اس خوشی میں آپ نے مبلغ -/۵۴ کی رقم غیر ممالک کے تین متعلقین کے نام اخبار جاری کرنے کی غرض سے ارسال کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور مزید ترقیات بخشے۔ آمین

(۲) مکرم جناب محمد عیسیٰ صاحب اور جماعت احمدیہ کانپور گزشتہ چند ماہ سے ۲۷ احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کرا چکی ہے۔ ان کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر)

اضافہ وصیت

چودھری شکر اللہ خاں صاحب مدرس تحریک جدید ڈسکہ نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی اب انہوں نے ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی ہے فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ دوسرے احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے اس بھائی کیلئے دعا کریں کہ خدا انہیں دین کی خدمت کا اعلیٰ سے اعلیٰ موقعہ عطا فرماوے اور دین دنیا میں کامیابی عطا فرماوے

سکرٹری بہشتی مقبرہ

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ

خریدار احباب باقاعدہ قیمت ادا کریں

اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمالیں۔ پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا۔ انہیں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے

روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم

ہو جائیں گے۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا۔ وہ اس کے علاوہ ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

بجلی

ہم نے بجلی کے کام کی ایک برانچ گلگشت ہوس ریلوے روڈ پر کھولی ہے۔ ہمارے ہاں بجلی کے ہر قسم کا کام نہایت تسلی بخش ہوتا ہے۔ وائرنگ۔ پنکھوں کی مرمت اور تمام بجلی کی اشیاء کی اور ہالنگ بہت اعلیٰ کی جاتی ہے۔

مکینیکل انڈسٹریز قادیان

چاقو

نئیب اصلی اسٹیل سے تیار شدہ ہاگورا کا مزین جیبی چاقو۔ جس کے پنیل کے خوشنما دستے پر ہاگورا کا اشتہار لکھا ہوتا ہے

ہاکر ڈبیوں اور افضل برادرز قادیان دارالامان

قیمت فی چاقو ایک روپیہ (۱عہ) خرچہ محصول ڈاک علاوہ

اکٹھے چھ چاقو منگوانے پر محصول ڈاک معاف

منگوانے پر خاص رعایت

ملنے کا پتہ: ایس۔ ایم۔ عبد اللہ احمدی ہاگورا ورکس وزیر آباد۔ پنجاب

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض۔ سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ چھ ماشہ ۶؍ تین ماشہ ۳؍ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بہت فائدہ ہوا

جناب حافظ شیخ احمد صاحب امام مسجد جھانسی چھاؤنی سے لکھتے ہیں کہ "میں ایک ماہ سے زائد عرصہ سے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر رہا ہوں غیر معمولی فائدہ ہو رہا ہے۔ اس سے متاثر ہو کر میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کے کارخانہ کی اور چیزیں بھی استعمال کروں۔ لہٰذا ازراہ کرم اکسیر البدن اور قبض کشا گولیاں جلد بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور کیجیئے"۔

بفضل ایزدی سب کو تسلیم ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری۔ سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں موتی سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجیئے + (مینیجر)

باجلاس چودھری حمید اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی۔ پی سی ایس صاحب سب جج بہادر درجہ دوم مقام زیرہ

نمبر مقدمہ ۵۰ بابت سال ۱۹۴۴ء

پنس رام ولد گوکھال اروڑہ سکنہ مکھو تحصیل زیرہ۔ ڈگریدار

بنام

عزیز ولد کالا قوم ملاح سکنہ کھیسالالہ حال آباد مرڑ تحصیل قصور مدیون

اجرائے ڈگری مطالبہ ۸-۲۶۶

مقدمہ مندرجہ صدر میں مختلف رپورٹ ہا سے عدالت کو یقین ہو گیا ہے کہ عزیز مدیون کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا مدیون مذکور کے خلاف اشتہار بذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر عزیز مدیون مذکور مورخہ ۲۳/۵/۴۵ عدالت ہذا میں اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار عیں کہ پیروی مقدمہ کا حق حاصل ہو حاضر آ کر جوابدہی نہ کریگا تو مدیون مذکور کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۴۵ء کو بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط حاکم بحروف انگریزی

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

دنیا میں آشکارا کرنے کی آسان راہ

VINDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM

(۱) نامی انگریزی رسالہ ہمارے پاس ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں

(۲) وہ خصوصیات جو دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہیں

(۳) ہندو و عیسائی اقوام کے معززین کی آراء

(۴) ہندو و مسلمانوں میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے؟

(۵) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت۔ اور ان کے متعلق غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی آراء

یہ رسالہ اب گیارھویں بار

چھپ کر ظہور میں آیا ہے ۷۶ صفحہ کے رسالہ کی قیمت ۴؍ معہ محصول ڈاک

اپنے شہر کے غیر مسلم معززین کو تحفہ دو

یا ان کے پتے ہم کو روانہ کرو۔ ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے۔ ہر پتہ کے ساتھ ۴؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن - ۳ مئی مغربی محاذ کے جرمن کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل رنڈسٹڈ کو اتحادی فوجوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ وہ جرمن فوجوں کی رہنمائی کر رہا تھا۔

لنڈن ۳ مئی جرمنی کی تیسری ریش کا ہیڈ ایڈولف ہٹلر مر گیا ہے۔ جرمن ہیڈ کوارٹر سے اس کی موت کے متعلق جو اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ فوجوں کی کمان کرتا ہوا موت سے ہم آغوش ہوا۔ جرمن بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف امیر البحر کارڈوینز ہٹلر کا جانشین بنا ہے۔ امیر البحر ڈوینز نے چارج لینے کے بعد جرمن قوم کے نام پیغام دیتے ہوئے سب سے پہلے یہ الفاظ کہے۔ ہٹلر بولشوزم کے خلاف اور جرمنی کے لئے آخری دم تک لڑتا ہوا موت کے آغوش میں گیا۔ امیر البحر ڈوینز نے اعلان کیا ہے کہ میرا اولین کام یہ ہے۔ کہ جرمنی کو بولشویکوں کی تباہی سے بچاؤں۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے جنگ جاری رہے گی۔

سٹاک ہالم ۳ مئی رائٹر کا سپیشل نامہ نگار بہیرس بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے کہ ڈنمارک میں جرمن بحری دستوں نے ہتھیار ڈالنے شروع کر دیئے ہیں۔ فریڈرشیا کی بندرگاہ کے جرمن بحری دستوں نے جہازوں پر سے توپیں اتار دیں اور ساحل سمندر پر چلے گئے۔ جرمن فوج زی لینڈ اور جٹ لینڈ کے شہروں کو خالی کر رہی ہے۔

لنڈن ۳ مئی میلان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی میں مقیم جرمن سفیر فان میکنسن اور اس کے سٹاف نے اپنے آپ کو سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے چند میل کے فاصلہ پر اتحادیوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اور اب انہیں نظر بندی کے لئے جنوب کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ جرمن سفیر نے دو دفعہ سوئٹزرلینڈ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن سوئٹزرلینڈ کی گورنمنٹ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

لنڈن ۳ مئی جرمن ریڈیو کے اس اعلان کو عام طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ہٹلر مر گیا ہے۔ صرف ماسکو ریڈیو نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ یہ اعلان محض دھوکا ہے اور ہٹلر کو میدان جنگ سے غائب کرنے کی چال ہے۔ تاکہ وہ خفیہ طور پر گوریلا جنگ کی رہنمائی کر سکے۔

سان فرانسسکو ۳ مئی کانفرنس کے حلقوں کا کہنا ہے کہ ہٹلر کی موت پر اسی حالت میں یقین کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس کی لاش مل جائے۔ اور اس کی شناخت کر کے موت کی تصدیق ہو جائے

لنڈن ۳ مئی ناروی حلقوں میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناروے کے جرمن لیڈر کل سارا دن اہم کانفرنسوں میں مصروف رہے۔ آج صبح ناروے کے ریڈیو سے جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ ناروے کی جرمن فوجوں کے کمانڈر انچیف نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ لڑائی بدستور جاری رکھی جائے۔ ہٹلر کے خاص دستے آج بھی اسی طرح وفاداری کے ساتھ لڑ رہے ہیں جس طرح پہلے لڑتے تھے۔ ہم ہٹلر کے حکم سے شمالی قلعے کی حفاظت جاری رکھیں گے۔ ناروے کی بحری فوجوں کے کمانڈر انچیف کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ہتھیار ڈالنے کے حق میں تھا۔

لنڈن ۳ مئی کل رات برلین کی فتح کا جشن ماسکو میں منایا گیا۔ شہر کے تمام کوچہ و بازار روشنی سے جگمگا رہے تھے اور روسی عوام برلین کی فتح کی خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ تمام رات بازاروں میں لوگوں کا ہجوم رہا۔ روسی فوجوں نے برلین کے کوچہ و بازار سے ملبہ وغیرہ صاف کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ وہ شہر جس پر ہٹلر کو اس قدر ناز تھا۔ اب کھنڈرات کا ڈھیر بن چکا ہے اور اسے دوبارہ بنانے پر کئی سال صرف ہوں گے۔

لنڈن ۳ مئی۔ مارشل منٹگمری کی فوجیں بحیرہ بالٹک کے کنارے روسی فوجوں سے جا ملی ہیں۔ جرمن ہزاروں کی تعداد میں مارشل موصوف کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ ہمبرگ کی بندرگاہ کو جرمنوں نے کھلا شہر قرار دے دیا اور اب برطانوی دستے اس میں داخل ہو رہے ہیں۔ دوسری برطانوی فوج نے کل ایک لاکھ جرمن قیدی بنائے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کی ڈیڑھ ہزار لاریاں برباد کر دیں اور فوجوں کو منتشر کر دیا۔

روم ۳ مئی۔ شمالی اٹلی اور مغربی آسٹریا میں لاکھوں جرمن اتحادیوں کے آگے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ وہ خود اپنی لاریوں اور موٹروں میں آتے اور بلا شرط ہتھیار ڈال رہے ہیں

واشنگٹن ۳ مئی۔ بھاری امریکن بمباروں نے خاص جاپان پر پھر حملہ کیا۔ تفاصیل کا ابھی علم نہیں ہو سکا۔ دو روز ہوئے جو اتحادی فوج بورنیو کے مشرقی کنارے تاراکان میں اتری تھی۔ وہ ہوائی اڈہ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس فوج کے اترنے سے قبل اتحادی ہوائی جہازوں نے سخت بمباری کی تھی۔ اور جنگی جہاز چار روز تک مسلسل گولہ باری کرتے رہے۔ اس فوج نے اترتے ہی بہت جلد مورچہ قائم کر لیا تھا۔

کلکتہ ۳ مئی۔ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کے ایک خاص اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ آج سویرے اتحادی پیدل دستے رنگون میں داخل ہو گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ برما میں بڑے پیمانہ پر لڑائی ختم ہو گئی۔ اب برما میں بچی کھچی جاپانی فوجیں ایک دوسرے سے بالکل الگ ہو چکی ہیں۔ ان کا صفایا کرنا بہت آسان ہو گا۔ پچھلے آٹھ ماہ میں برما کے اتنے بڑے علاقہ پر قبضہ کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے دو سال میں بھی نہ ہوا تھا۔ رنگون دریا کے کنارے اتحادی بمباروں نے دشمن پر سخت بمباری کی۔ رنگون سے ۷۸ میل شمال مغرب میں ایراودی کے علاقہ میں پروم کا شہر بھی دشمن سے چھین لیا گیا۔ اور پیگو سے بھی اسے نکالا جا چکا ہے

سان فرانسسکو ۳ مئی کل مسیو مولوٹوف نے ایک بیان میں کہا کہ جنگ کے حالات کے پیش نظر مجھے ایک ہفتہ کے اندر اندر ماسکو جانا پڑے گا۔ اطلاع ملی ہے کہ مسٹر ایڈن بشرطیکہ کوئی ضروری واقعہ پیش نہ آیا تو چار ہفتوں تک فرانسسکو میں رہیں گے۔

واشنگٹن ۳ مئی۔ چند دن سے یہاں برطانیہ۔ کینیڈا اور امریکہ کے نمائندے جمع تھے۔ اور خوراک کے مسائل پر بحث کر رہے تھے۔ آج اس کمیٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ امسال دنیا میں پہلے برسوں کی نسبت کم خوراک پیدا ہوئی۔ اور اندازہ یہ ہے کہ ۱۹۴۶ء میں دنیا کے پاس خوراک کا نسبتاً کم ذخیرہ ہو گا۔ اس لئے خاص تدابیر اختیار کرنا پڑیں گی۔ کہ تا اس کمی کو دور کیا جا سکے۔

لنڈن ۳ مئی۔ کل ہالینڈ کے اس علاقے میں ساڑھے بارہ سو ٹن خوراک پھینکی گئی۔ جو جرمنوں کے قبضے میں ہے۔ اس کے لئے چار سو طیارے مقرر کئے گئے تھے۔

لنڈن ۳ مئی۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے اس اطلاع کی تردید کر دی ہے کہ وہ ہندوستان کے بارے میں کوئی نئی سکیم تیار کر رہے ہیں۔

لاہور ۳ مئی۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ امسال میٹرکولیشن کا نتیجہ ۲۵ مئی کو نکلے گا۔

پیرس ۳ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی اور جرمن نمائندوں میں ہوا سمندر اور سڑک کے راستے ہالینڈ کے باشندوں کو خوراک مہیا کرنے کے متعلق مفاہمت ہو گئی ہے۔ خوراک کے بحری جہاز راٹرڈم میں داخل ہوں گے جرمن ایک بڑی سڑک دیں گے جس کے ذریعہ کل سے ایک ہزار ٹن خوراک کی بہم رسانی شروع ہو جائے گی۔

لنڈن ۳ مئی۔ ہمبرگ ریڈیو کی نشری اطلاع مظہر ہے کہ ہر فان ربن ٹراپ کی جگہ کاؤنٹ شورن فان کراسک کو جرمنی کا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

بمبئی ۳ مئی۔ تاج محل ہوٹل میں شہزادگان ہند اور ریاستی وزیروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس اجتماع کا مقصد ایک ایسی مجلس بنانا ہے جو ان مسائل کو حل کرے گی۔ جو بعد جنگ ہندوستان کو پیش آئیں گے۔

سان فرانسسکو ۳ مئی۔ فیلڈ مارشل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے اتحادی اقوام کی عام اسمبلی کی صدارت قبول کر لی ہے۔ آپ پرانے سیاست دان ہیں اور سان فرانسسکو کانفرنس میں واحد ہیں جنہوں نے گزشتہ کانفرنس میں نیابت کے فرائض انجام دیئے تھے۔